KRI-D-905

کوئن وکٹوریا

اُردو لشکر

شاہجہاں

یعنی

ترکیب بند

جو

اُردو زبان کی کانفرنس واقع بدایوں منعقدہ ۲۶ و ۲۷- مارچ ١٩١١ء کے پہلے اجلاس میں پڑھا گیا

اور جسمیں

علاوہ اس التزام کے کہ عربی ابجد کی ترتیب سے ہر بند اور ہر گرہ کا شعر کہا گیا ہے- فارسی اضافت اور عطف کے نہ رکھنے کی بھی خاص طور سے پابندی کی گئی ہے

تصنیف

جناب حافظ. حاجی سید شاہ علی احسن صاحب احسن سجادہ نشین درگاہ مارہرہ ضلع ایٹہ وایڈیٹر فصیح الملک

باہتمام

ہیچمرز سرفراز حسین المتخلص بہ نوشاہ مارہروی

مطبع نظامی واقع بدایوں میں طبع ہوا

نظام الدین حسین نظامی پرنٹر

ولی — حاتم
سودا — میر
درد — جرأت
حسن — انشا
مصحفی — نصیر
ناسخ — ذوق
مومن — غالب
آتش — انیس
دبیر — میرامن
نیر خشاں — افسوس
شیفتہ

سرسید — ڈاکٹر نذیر احمد
ذکاء اللہ — محسن الملک
آزاد — حالی
داغ — شبلی
امیر — جلال
بیان — تسلیم
ناصر علی خاں — سعید
حکیم محمد علی — شرر
ریاض — شہبانہ
سرشار — اثر
عزیز مرزا

ـت فی جلد

20/-
CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لوائیم خامہ و لفظ است لشکر
بمیداں آمدم اللہ اکبر

ایک لاوارث مگر اقبالمند بچہ اتفاق سے اُردوے شاہجہانی میں آنکلا۔ اُسکی پیاری پیاری اور معصومانہ صورت پر اہلِ لشکر کو ترس آگیا سب نے صلاح کر کے بازار ہاٹ سے سودا سلف لانے کے لیے رکھ لیا۔ اور وہ ضرورت کے وقت دُکان دُکان پھرنے لگا۔ ابھی اس کو رہتے زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ روز روز کی آوا جائی نے ایک ولی اللہ (اُردو شاعر) سے روشناس کر دیا۔ اُسے دیکھکر یہ بزرگ بھی ایسے ریجھے ہوے کہ صبح و شام۔ دوپہر کسی وقت وہ اُس کی تاک سے خالی نہ رہتے۔ ایک دن موقع پاتے ہی دن دہاڑے بازار سے اُسکو اُچک لے گئے۔ اور ایسی خاطر داشت کرنے لگے کہ وہ اپنی ساری مصیبتیں بھول گیا۔ یوں تو کسی وقت اُسکے دھیان سے وہ بزرگ غافل نہ ہوتے تھے مگر خلوت میں تو اس بلا کا رازونیاز ہوتا تھا کہ آخر آخر نوجوانانِ غیر حقیقت آشنا کو کچھ اور گمان ہونے لگا۔

اُن بزرگ کے ملنے کو جو آتا اس اجنبی ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات دیکھکر ایسا پھسل پڑتا کہ پھر وہیں کا ہو رہتا۔ بالآخر نامِ خدا وہ صاحبزادے جوان ہوے۔ پہلے اگر دس آشنا تھے تو اب پچاس نظر آنے لگے۔ اس پاک محبت کے لیے اتنی بڑھی کہ ایک دن ان کے اندر اندر ہر گلی کوچے میں ان کا ڈنکا بجنے لگا۔ رفتہ رفتہ بادشاہِ وقت کو خبر ہوی۔ اس بچے کی کرامتیں سُن سُن کر پہلے تو تعجب ہوا۔ پھر جب بعض ارکینِ سلطنت کے ایما اور سفارش سے دربار میں لایا گیا تو خود بدولت بھی دیکھتے ہی ریجھ گئے۔ حکم دیا کہ معنوی خزانوں کی کنجیاں ان کے سپرد کی جائیں اور اختیار دیا جائے کہ بدولت کی طرح یہ بھی اپنے خزانوں کی محافظت کے لیے فوجی سازوسامان کا بندوبست رکھیں۔ دیکھیے یہ اقبالمندی اُسی لاوارث بچے کی ہے جو پہلے اُردوے شاہجہانی میں آیا اور پھر ایک ولی کے گھر پلا بڑھا اور اب اپنے لاتعداد لشکر کے ساتھ ہندوستان کے چار دانگ کھونٹ میں اُردو کے نام سے حکومت کر رہا ہے۔

اس کلی ولادت کا زمانہ حضرت صاحبقران شاہجہاں کے عہد سے تعلق رکھتا ہے اور اس کے عروج و اقبال کا ستارہ ملکہ آں جہانی کوئن وکٹوریا کے آسمانِ معدلت سے ملتا ہے۔ اسی لیے ہم نے ٹائٹل کے پہلے صفحے پر ان دونوں نامور بادشاہوں کی تصویروں سے اپنے نگارستانِ نظم کو زینت دی ہے۔ اُردو کے کمالِ اقبال کی اس سے زیادہ کیا انتہا ہوسکتی ہے کہ باوجود اجنبیت و بعد حضرت ملکہ وکٹوریا آں جہانی نے خاص عنایت و شوق سے اس کو سیکھا اور اپنے دست و قلم کی پاک تحریریں یادگار چھوڑ کر اُردو کو دوامی شرفِ قبول عطا فرمایا۔

اگرچہ ماشاء اللہ اُردو کا لشکر ٹڈی دل کہے جانے کا مستحق ہے مگر ہم نے ٹائٹل پر صرف اُن بعض سربرآوردہ اور نامور سرداران لشکر کے نام نامی ظاہر کیے ہیں جن کے ماتحت اس لشکر کے تمام سوار اور پیادے رہے ہیں اور آیندہ بھی رہیں گے۔

آخر میں دعا ہے کہ ہم اور ہمارے ساتھ اُردو دونوں کے دونوں اپنے شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے پُرامن سایۂ عاطفت میں پھلیں پھولیں۔ اور ع

وہ سلامت رہیں ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

خاکسار
احسن مارہروی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

RRI-D-905

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بند (۱)

ایک باورچی سے اک دن اُس کے آقا نے کہا
کوئی اچھی چیز آج ایسی پکا کر تو کھلا

ذائقہ بھولیں نہ جس کا کھانے والے عمر بھر
ہونٹ ہی چاٹا کریں ایسا مزا ہو چٹ پٹا

افضلیت جسکو ہو سب پر وہ ہو ایسا طعام
جسمیں لذت سب سے بڑھکر پائیں ہو ایسی غذا

دوسرا کھانا نہ پکنے پائے مطبخ میں کوئی
آج دسترخوان پر کچھ بھی نہ ہو اُس کے سوا

سن کے باورچی نے آقا کی زباں سے خاص حکم
وہ کیا تیار اک کھانا جو معمولی سا تھا

ہو گیا تیار جب پک کر تو رکھکر قاب میں
لا کے دسترخوان پر آقا کے آگے رکھ دیا

قاب کا سرپوش آقا نے اُٹھایا شوق سے
اُٹھتے ہی سرپوش کے اُس کو تعجب ہو گیا

کیوں کہ اُس کو تو یہ تھی امید ہوگا وہ طعام
جس کو آنکھوں نے نہ دیکھا ہو نہ کانوں سے سنا

تھی یہاں اُس کی جگہ ایسی غذا پکی ہوئی
جس کو معمولی سا معمولی بشر ہی جانتا

گوشت کی اک قسم تھی وہ بھی، مگر اس قسم کی
جس کو کم کھاتے ہیں اکثر مالدار اور اغنیا

دیکھکر یہ بُخت تھا وہ دل ہی دل میں دم بخود
سوچتا تھا، کیا کہا تھا میں نے، اس نے کیا کیا

پا کے جب چپ اُس کو باورچی نے یوں تقریر کی
اے مرے آقا! تعجب کیوں ہے!! آخر کیا ہوا ؟

آپ اس اعلیٰ غذا کو کیا سمجھتے ہیں ذلیل ؟
آپ اس نعمت کی لذت سے نہیں واقف ہیں کیا ؟

ہے مزے کی چیز یہ، کہتے ہیں سب اس کو زبان
کیجیے پہلے تناول کیجیے پھر اس کو بُرا

قورما قلیا تو کھاتے رہتے ہیں روزانہ آپ
کھائیے تو چند لقمے اس غذا کے بھی ذرا

بے مزا پائے نہ کچھ اس کی حقیقت پوچھیے
نوش فرمالیجیے پھر مجھ سے لذت پوچھیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۲)

وصف اس کے عرض کرتا ہوں سنیں آپ اے احباب — یہ وہ نعمت ہے کہ جس کا ہو نہیں سکتا جواب
اس سے بڑھکر کوئی شی دنیا میں ہو سکتی نہیں — یہ ٹکے بھر کی زباں رکھتی ہے قیمت بے حساب
علم ہے گر اک خزانہ تو یہ ہے اُس کی کلید — فیض سے اس کے ہوا کرتی ہے دنیا کامیاب
حمد ہو جس سے خدا کی وہ ذریعہ ہے یہی — مکتبوں میں جو ہے جاری وہ اسی کا ہے نصاب
ہے وہ دولت یہ زباں ہر آدمی کو جسکی ساکھ — ہے وہ نعمت یہ زباں ہر بات جسکی انتخاب
اس کی باتوں میں وہ شیریں ہے خدا نے کی عطا — جسکے آگے قند مٹی جسکے آگے خاک راب
اس کی ہمدردی میں مقناطیس کا سا ہے اثر — لب ہلاتے ہی ٹھہر جاتا ہے دل کا اضطراب
اس کی ادنیٰ سی صفت یہ ہے، جو یہ گونگی رہے — کارخانہ دین کا دنیا کا ہو جاے خراب
اس کی رنگینی میں بھی دیکھی نہیں ہر سو بہار — جسطرح گلشن میں رنگ اپنا جماتا ہے گلاب
اسکے فقروں میں بھرا ہوتا ہے وہ گہرا اثر — جن کو سُن کر سنگ کا بھی ہو کلیجا آب آب
اسکے مُنہ سے لفظ جو نکلا وہ مٹتا ہی نہیں — رات دن دنیا میں گو دیکھا کریں ہم انقلاب
بامزا باتوں کا سُن کر یہ اثر دیکھا گیا — جسطرح بے ہوش ہو جاے کوی پی کر شراب
اس کی تعریفیں فقط میری زباں پر ہی نہیں — بلکہ ہے لبریز اس کے وصف سے ہر اک کتاب
کون ہے، پوشیدہ ہیں جس پر کمال اس چیز کے — وصف اس کے اس طرح روشن ہیں جیسے آفتاب
دیکھنے میں گوشت کا ہے لوتھڑا گویا زباں — ہے مگر ہر بات کا دنیا میں اس سے انتساب

جتنے یہ دعوے کیے ہیں سب ہیں ثابت بے گواہ
سارے اعضا ہیں رعیت اس کی، یہ ہے بادشاہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۳)

تھی نہ اہلیّت سے خالی کوئی باورچی کی بات
غور سے سنتا رہا ہر اک صفت وہ نیکذات

ہوگئی جب ختم باورچی کی ساری گفتگو
سُن چکا جب وہ زباں کی یہ حقیقت یہ صفات

پیٹھ ٹھونکی اور باورچی کو دی داد اسطرح
واقعی تو نے بیاں سچّے کیے سارے نکات

ہم سمجھتے تھے بُرا جسکو وہ نکلی خوب چیز
درحقیقت اسکے آگے سب غذاؤں کو ہے مات

دے چکا جب داد اُس کو پھر دیا انعام بھی
سچ ہی دینے والے کا رُکتا نہیں ایسے میں ہات

داد اور انعام لے دے کر ہوئے دونوں ہی خوش
کیوں نہ خوش ہوتے کہ خوش ہونے کے تھے یہ واقعات

اسکے بعد اُس نے دیا یہ حکم باورچی کو پھر
اب کھلا تو وہ غذا کھاتے نہیں جسکو ثقات

سب سے بڑھکر ہو بُرا کھانا نہ دنیا میں کوئی
جسکے آگے خوش مزا ہو دال دلیا ساگ پات

وہ کسی کیسے بھی بامزا ہونے نہ پائے
خواہ ڈالیں زعفراں اُسمیں کہ ڈالیں تیز پات

اسقدر مُنہ کا مزا بدلے کہ وہ سنبھلے نہ پھر
بدمزے کے واسطے ہر چند ہم کھائیں نبات

دوسرا یہ حکم باورچی نے سُن کر عرض کی
اس کی بھی تعمیل ہوگی، ہے یہ معمولی سی بات

کہکے یہ مصروف اپنے کام میں وہ ہوگیا
کام کرتے کرتے آخر دن ڈھلا اور آئی رات

کیا کہوں کیا اُس نے رکھا لاکے دسترخوان پر
اک رکابی میں وہی قتلے زباں کے آٹھ سات

ہوگیا حیران آقا، اور باورچی نے پھر
کی ادب سے عرض، ہے یہ شے نہایت واہیات

اس سے بدتر کوئی دنیا میں غذا دیکھی نہیں
ہضم ہو کر خاک ہو، بس ہے یہ اسکی کائنات

اس کو کھاتا ہی نہیں رغبت سے کوئی نیکخو
کیا کروں اس کی بُرائی، ہے بڑی یہ گفتگو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۴)

سنتے ہیں سب اس کی بدگوئی سے گھبر الغیاث
یک بیک بندے مانگتے رہتے ہیں اکثر الغیاث

جھوٹ کرو سے سچ کو یہ ادنیٰ سی اسکی بات ہے
پاک نفسوں کے لبوں پر ہو نہ کیوں کر الغیاث

انبیا اور اولیا بدگوؤں سے ڈرتے رہے
الحفیظ اُن کی زباں پر اُن کے لب پر الغیاث

چُغلیوں کی اسکو عادت گالیوں کی اس کو لت
ہے قیامت کا غضب کا اس کا منتر الغیاث

بدزبانی گوشت سے کرتی ہے ناخن کو جُدا
جب تو کرتا ہے برادر سے برادر الغیاث

خوش نہیں ہوتا چُغل خورو سے دنیا میں کوئی
دیکھکر ایسا پسر کہتی ہے مادر الـ[illegible]

کوئی بھی اچھا نہیں کہتا زمانے میں اُنھیں
کیا بُرے ہوتے ہیں بدگویوں کے تیور الغیاث

غنیچوں نے اُس کی غارت کردیا شیطان کو
ورنہ اُس کے نام پر ہوتی نہ در در الغیاث

اُس زباں سے جس سے غیبت کے سوا نکلے نہ کچھ
آدمی تو آدمی کرتا ہے دوار الغیاث

بدزبانی کا اثر زائل نہیں ہوتا کبھی
حشر تک کہتے رہیں گے سب برابر الغیاث

گھاؤ اس کے جب کہیں پڑتے ہیں بھر بھرتے نہیں
زہر میں گویا بُجھا ہے اس کا خنجر الغیاث

جابجا اُٹھتے ہیں طوفاں اور فتنے اس سے ہی
کسقدر پھیلا ہوا ہے جھوٹ کا شر الغیاث

افترا پردازیاں ڈھاتی ہیں کیا کیا آفتیں
کہہ رہا ہے ہر گداگر ہر تونگر الغیاث

فحش گوئی کا ہے یہ آلہ خرابی کی ہے جڑ
کیوں نہ مانگیں اس سے عارف زندگی بھر الغیاث

بدزبانوں سے خدا بھی خوش نہیں ہوتا کبھی
اس لیے کرتے رہے سارے پیمبر الغیاث

الغرض ہے خاص صورت اس کی ہر اک شان میں
ہے اسی کی بات ہر انسان ہر شیطان میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۵)

اب یہیں سے خاص مطلب کا ہی اپنے اندراج
کیا کہوں ہے میرے دل کو کیا خوشی کیا ابتہاج

کہہ چکا ہوں ہیں مثلاً چند باتیں جو ابھی
ہے انھیں باتوں کی ترتیبی عمل کا وقت آج

فرق اتنا ہی وہ مُردہ تھی یہ ہی زندہ زبان
ورنہ جو خاصیّت اُسکی ہے وہی اس کا مزاج

تھا مزا لکھانے میں اُسکے بولنے میں اسکے لطف
اُس کا جز نہ تھا وہ گویا اور اس کا یہ خراج

جمع ہو کر آئے ہیں اس انجمن میں جتنے لوگ
بس اُنھیں کے ہاتھ ہے اُردو زباں کی آج لاج

کچھ خرابی تھی نہ اُردو میں نہ تھا کوئی مرض
اختلافوں کی خراشوں سے یہ سب ہے کوڑھ کھاج

ابتدا اسکی ہوئی تھی اُس زمانے میں یہاں
جب مسلمانوں کا تھا ہندوستاں میں خوب راج

گو عدالت کی زباں اُردو نہ تھی، پھر بھی بہت
فوج میں بازار میں چلتا تھا اس سے کام کاج

رفتہ رفتہ فارسی، بھاشا نے دی اسکو مدد
دل کی ڈھارس بندھ گئی جاتا رہا سب اختلاج

[illegible]کا اس کو بنایا اور نام اپنے دیے
جیسے پانی، آگ، مٹّی، کھیت، باڑی اور ناج

پیوست یوں اُردو میں سب ہندی کے لفظ
جسطرح اچکن کے بوتاموں میں چھپ جاتے ہیں کاج

[illegible]سے پھر تو اس کو بھی یہ شہ ہونے لگی
فارسی کی طرح اب دربار میں تو بھی براج

[illegible] دربار میں اُردو زباں جب روشناس
شاعروں نے سب سے پہلے سر پہ رکھّا اس کے تاج

ہند سے جب بادشاہت مٹ گئی اسلام کی
اور انگریزی حکومت کو ملا دنیا سے باج

بول بالا ہو گیا اُردو زباں کا ہر طرف
سندھ کیا پنجاب کیا ہر سمت تھا اسکا رواج

کون تھا جس کو نہ تھا دنیا میں پیارا اس کا نام
ہر بشر کو دل سے تھا مرغوب اُردو کا کلام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(٦)
بند

چاہتا تھا ہر بشر اُس عہد میں اسکی فلاح
رات دن سب سوچتے رہتے تھے امکانی فلاح

ہر جگہ ہندو مسلمانوں میں باہم میل تھا
یہ نہ ہوتا گر تو ہو سکتی تھی کیا کوئی فلاح

سارے شاعر اسکے حامی کُل ادیب اسکے مشیر
ہر پڑھے لکھے کو تھی منظور اسکی ہی فلاح

سب نے مِل جُل کر وہی ترکیب کر لی اختیار
جس کسی ترکیب میں اسکے لیے دیکھی فلاح

دوسری علمی زبانوں سے ملے الفاظ اسے
یوں بھی اُردو نے ہماری خوب ہی پائی فلاح

ترجمے ہونے لگے ہندوستاں میں جابجا
ایسی تالیفوں سے بھی ہوتی رہی دونی فلاح

خط کتابت بھی بہم اُردو ہی میں ہونے لگی
اس سے بڑھکر اسکے حق میں اور کیا ہوتی فلاح

آسمانی جو کتابیں تھیں مترجم ہوگئیں
تھی یہ اُردو کے لیے گویا اک الہامی فلاح

کیونکہ ان کاموں کی ہوتی قدر ہر انسان کو
مذہبی دنیا کے لوگوں کی یہ تھی دینی فلاح

مذہبی ہوں یا ہوں تاریخی کتابیں سب ہیں خوب
دین کی بہبود اُن میں اُن میں دنیاوی فلاح

منہمک لکھّے پڑھے ہوں جب بھلائی کے لیے
کیوں پسندیدہ نہ ہو دنیا کو پھر ایسی فلاح

اور بھی مشکلیں ترقی کی نظر میں ہیں مگر
متفق جب سب نہ ہوں تو خاک ہو قومی فلاح

ہی جو اُردو نامکمّل تو مکمّل کیجیے
تاکہ ہو علمی ترقی تاکہ ہو علمی فلاح

گو بُری فال اسکو سمجھیں سب کہیں گے ہم مگر
اب نظر آتی نہیں افسوس اگلی سی فلاح

مشترک ملکی زباں اُردو زباں کو مانیے
ہندیوں میں وہ نہ ہو سکتی نہیں ملکی فلاح

فرض ہو سب پر کریں ہندو مسلماں سب خیال
ایک ہونی چاہیے ہندوستاں کی بول چال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۷)

ہم نمانیں گے نمانیں گے نمانیں گے کبھی
کون کہتا ہی کہ اب یہ ہو نہیں سکتا فراخ

ملکے ہر لکھا پڑھا دل سے اگر کوشش کرے
تنگ یہ میدان ہو جاے ابھی کیا کیا فراخ

ہی اگرچہ اب بھی دامن اپنی اُردو کا فراخ
تھا مناسب اس سے بھی بڑھکر اگر ہوتا فراخ

جس جگہ مُلکی زبانوں کو ہوی وسعت نصیب
اُس جگہ ہر شخص کی ہمت کا دامن ہی فراخ

متفق کوشش جہاں ہوتی ہی ہوتا ہی ہی
دیکھو انگریزی ادب کو ہو گیا کیسا فراخ

ایک انگریزی ادب ہی پر یہ کیا موقوف ہی
پڑھکے دیکھو تو، عرب کا ہی ادب کتنا فراخ

سنسکرت اس وقت تک بولی نہیں جاتی مگر
ہی کشادہ اسطرح جسطرح ہی دریا فراخ

دیکھکر قلت لُغت کی ہار دی ہمت عبث
آج جو کم ہی نہ کل ہو جاے گا دونا فراخ

فیر کہتے ہیں کہ ہی اُردو ادب کی راہ تنگ
ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کا ہی ہر اک رستا فراخ

بے تکلف ہر زباں کا لفظ داخل اس میں ہی
کہہ سکے کیوں کر کوئی، اسکی نہیں انشا فراخ

ندرۂ اسکی کتابت سربسر ہی شارٹ ہینڈ
ایسی صورت میں رہے اس کا نہ کیوں املا فراخ

اسکی وسعت بھی کھُپی جاتی ہی نظروں میں نہیں
جسطرح اچھا نظر آتا ہی ہر سینا فراخ

بھول پھیلے کچھ ہماری تو نہیں اُردو زباں
جسکا مسکن ہی کشادہ خود نہیں اصلا فراخ

ہیچ کرتی ہی نہیں اپنے کسی مہمان کو
اس کا دستر خوان دنیا کے لیے پایا فراخ

ہیں زبانیں جسقدر اُن سب سے یہ بڑھ جاے گی
ہات اسکا اور اگر چندے نہیں دیکھا فراخ

جس کے دل میں کچھ بھی ہمدردی کی باقی ہی کسک
فرض ہی اُس کا کرے اپنی زباں کی وہ کمک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۸)

آج ہی جس واسطے اس انجمن کا انعقاد
بس یہی ہی، آپ ہم سب ملکے وہ کوشش کریں
ظلم اُس دُکھیا پہ جو ناحق ہوے ہیں بے شمار
وقت یہ، اب وہ نہیں ہی، چپ رہیں ہر بات پر
ہم کھُلے بندوں یہ کہتے ہیں کہ ہم اُردو کے ہیں
بھول سکتے ہیں کب اٹھائیسویں اپریل کی
تھیں وہ باتیں اُس زمانے میں تو نامربوط سی
ایسی حالت پر نہ کیوں کر ہم مدد اُسکی کریں
کل اُنھیں باتوں سے وہ اُردو کا دیکھیں گے عروج
ہاے اُردو تیری کیفیت کوی ہمسے سُنے
وہ زباں ہی تو کہ تیری ہر ادا ہی دلفریب
قلعے میں دہلی کے بنیادی ترا پتھر پڑا
میرؔ۔ غالبؔ۔ گو نہیں ہیں زندہ لیکن یاد ہیں
تو ہی سبکی خدمتی ہسکے لیے حاضر ہی تو
تونے غیر الفاظ کو اپنا بنایا رات دن

اس کا اصلی مدعا اصلی غرض اصلی مراد
جس سے ہو اُردو زباں کے واسطے کوی مفاد
آج اس کے صبر کی دینی پڑے گی سبکو داد
ہمکو کرنا چاہیے اسوقت ذاتی اجتہاد
اب نہیں باقی رہا ہمکو کسی پر اعتماد
وہ گھڑی وہ دن رہے گا زندگی بھر ہمکو یاد
لیکن اب تو چڑھ گئی ہی خوب ہی اُن پر خراد
ایسی صورت میں نہ ہو کیوں فرض یہ علمی جہاد
آج جن باتوں پہ ہیں نا عاقبت اندیش شاد
تو وہ خالص مے ہی جسکی بامزا ہوتی ہی گاد
وہ بیاں ہی تو کہ تیرے نقطے نقطے پر ہی صاد
تجھسے بڑھکر ہو نہیں سکتا ہی کوئی خوش نہاد
تیری غزلیں تیری فردیں اور تیرے مستزاد
عقل کا دشمن ہی وہ رکھتا ہی جو تجھسے عناد
اپنے حق میں کانٹے بوتے ہیں جو کرتے ہیں فساد

تو رہے دنیا میں جبتک چرخ پر پھولے شفق
تیری تصنیفات سے بھرتے رہیں لاکھوں ورق

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۹)

جانتا ہی تجھکو ہر شیریں سخن ہمسا لذیذ — ہی مزے میں شہد سے بھی بڑھکے تو گویا لذیذ
تیری باتوں کا ہی اے اُردو مزا کچھ اور ہی — گرچہ ہوتا ہی بہت کچھ قند کا کوزا لذیذ
ہم بتائیں فرق تجھ میں اور شیرینی میں کیا — اُس کا ہر لقمہ مزے کا تیرا ہر فقرا لذیذ
نظم ہو یا نثر ہو مضمون ہو یا مثنوی — کونسی ترکیب میں تیرا نہیں ٹکڑا لذیذ
جسطرح خوش ذائقہ لڈّو چنے ہوں خوان میں — ہی نہیں تیری عبارت میں اک نقطا لذیذ
ہند میں جتنی زبانیں آج تک رائج ہوئیں — اُن میں تیرا سا کسی کو بھی نہیں دیکھا لذیذ
عمر بھر لذت کو تیری بھول سکتا ہی نہیں — کھا لیا ہی جس نے تیرا ایک بھی لقما لذیذ
تیری باتیں میٹھی میٹھی تیرے فقرے نرم نرم — خاک ہو سکتا ہی تیرے سامنے حلوا لذیذ
[…] زباں اُس ملک کی ہی، آم ہوتا ہی جہاں — بدمزہ کر سکتی ہی تجکو یہ نسبت یا لذیذ؟
تیری لذت نے دکاں کھولی تھی انگلستان میں — تھا کوئین وکٹوریا کو بھی ترا سودا لذیذ
راز داں تیرے نہیں خوش ہیں چبا کر تیری بات — جسطرح ہوتا ہی خوش۔ کھا کر کوئی کھانا لذیذ
بولتے ہیں بولیاں جسطرح تیرے شیر خوار — تھن تلے کا دودھ بھی کوئی نہیں ایسا لذیذ
گرچہ پہلے بھی نہ تھی بد ذائقہ وہ کچھ، مگر — ہو گئی ہی تجھسے مل کر اور بھی بھاشا لذیذ
نام لے لے کر ترا چاٹا کریں ہم کیوں نہ ہونٹھ — ہی اثر تیرا مزے کا ہی مزا تیرا لذیذ
سیکڑوں خود رو زبانیں ہیں مگر تیرے سوا — ہی ادب ہندی زبانوں کا کہاں اتنا لذیذ

بخشتی ہی ہر زباں کے لفظ کو کیا کیا شرف
لعل بن جاتا ہی گدڑی میں تری آکر خزف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (١٠)

سن کے یہ باتیں کہا اردو نے ہو کر شرمسار
ہاں توجہ سے ذرا سن لیجیے میری بھی عرض
مجھ میں ایسا پر لگا ہی کیا کوئی سرخاب کا
قابلیت مجھ میں کیا ہی اور کیا میرا وجود
میری جو کچھ ابتدا ہی آپ پر مخفی نہیں
ہی نہ یہ پوچھنا انجام کیا ہوگا مرا
اور باقی ہیں تو کیا جھیلا کروں گی میں نہیں
اسکو میں بھی مانتی ہوں ماں ہی میری سنسکرت
ساتھ ہی اسکے مسلّم ہی مگر یہ بات بھی
ماں رہے گی زندہ جبتک، گھر کی مالک ہی وہی
اس مسلّم قاعدے سے کس کو ہوگا انحراف
پھر سبب کیا جبکہ ماں ہوتی ہی میری سنسکرت
خاصکر ایسے میں زندہ بھی نہیں ہی جبکہ وہ
مانگتی ہوں حق جو میں اپنا تو کچھ بیجا نہیں
جو مرا منصب ہی اوروں کو دیا جاتا ہی ہائے

سن چکی اوصاف اپنے اب نہ کہیے بار بار
تاکہ میرے دل کا بھی کچھ نکلجاے غ
ایک میں کیا مجھ سے بہتر میری بہنیں ہیں ک
آپ ہی لوگوں نے بخشا ہی مجھے سب افتخار
کب ہوی کیوں کر ہوی سب آپ پر ہی آشکار
ہو چکے ہیں یا نفس کے میرے کچھ باقی ہیں تار
آجکل جسطرح مجھ پر ہو رہی ہی مار دھار
برج بھاشا کا بھی ہی میری ہی بہنوں میں شمار
جس کا جو حق ہی اُسی پر اُس کا ہوگا انحصار
جب نہ ہوگی ماں تو بیٹی پر پڑے گا گھر کا بار
کیوں کہ اس پر ہر زمانے میں ہا سب کا مدار
اُس کی چیزوں پر نہ کیوں حاصل ہو مجکو اختیار
کیوں نہ سمجھی جاؤں جیتی جاگتی میں یادگار
کیوں طلب میری کسی کو ہو رہی ہی ناگوار
حق تلف ہوتا ہی میرا کیوں نہوں میں سوگوار

ایسی باتوں پر کلیجے میں نہ کیوں پڑ جائیں داغ
آپ ہی انصاف کیجے آپ ہیں عالی دماغ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۱۱)

ی ہیں یہ آتا ہی کھولوں آج سارے اپنے راز   مختصر ہی وقت لیکن اور افسانہ دراز
سب سے ملتی رہتی ہوں سب کو ملاتی رہتی ہوں   میں کسی سے بھی نہیں کرتی ذرا بھی احتراز
جس نے منہ مجکو لگایا میں اُسی کی ہو گئی   دوست ہوں دشمن ہوں سب سے مجکو حاصل ہے نیاز
ہند کے اکثر مسلماں غیر ملکی لوگ تھے   ایک کا غزنی وطن تھا دوسرے کا گھر حجاز
پنے گھر بار اور ملکوں سے ہمیشہ کے لیے   ہند میں آئے مگر کرتے ہوئے سب ترکتاز
جب مسلماں بادشاہت ہند میں کرنے لگے   ہندؤں نے بھی حکومت سے کیا پھر سازباز
یکدلی ہندو مسلمانوں میں اسدرجہ بڑھی   بیاہ شادی کا بھی ان میں ہو گیا باہم جواز
جب یہ صورت تھی تو پھر مجکو نہ ہوتا کیوں عروج   جب یہ حالت تھی تو پھر میں کیوں نہ ہوتی سرفراز
میر کیسے سوز کیا تفتہ بھی تھے مجھپر فدا   دونوں قوموں میں رہا کرتا تھا یکساں مجکو ناز
اُس زمانے میں تعصب کی وبا پھیلی نہ تھی   اک جگہ ہوتی تھی دونوں کی بہم پوجا نماز
پاک دل تھے جانتے تھے پاک وہ ہر چیز کو   یا ہو اُن کا مرگ چھالا یا ہو ان کی جانماز
ہر گھڑی ہر وقت میری بہتری کی فکر تھی   تھے وہ میرے واسطے جاں باز میں تھی دلنواز
مجھپہ سختی ہو روادار اسکا کوی بھی نہ تھا   نرم باتیں بھی تھیں سب کی دل بھی تھے سب کے گداز
میرا استعمال بھی اچھی طرح کرتے تھے وہ   بولتے تھے برمحل ہر استعارہ ہر مجاز
خواہ میں بے وقت ہی کیوں نہ گاتی راگنی   ناگوار اُن کو نہیں ہوتا تھا میرا کوئی ساز

گرچہ اب بھی ہر پڑھے لکھے کی ہوں دل سے مطیع
میری اُمیدوں کا دامن تھا مگر پہلے وسیع

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۱۲)

غدر (۵۷ء) سے پہلے کچھ نہ تھا مجکو ہراس
مولوی، شاعر، محرّر، قصّہ گو، کاپی نویس
گھیرا ابتدائی وہ زمانہ تھا۔ مگر
جب سے آئی ہی کوئن وکٹوریا کی سلطنت
مدرسوں میں ہر جگہ میری پہنچ ہونے لگی
میری صورت خوب نکھری اور چمکا میرا رنگ
بن گئی باقاعدہ میرے ادب کی صرف نحو
باوجود ان ساری باتوں کے یہ حیرت ہی مجھے
جو یہ کہتے ہیں نہیں علمی زباں اُردو زباں
سنتی ہوں کرتے ہیں اکثر آجکل یہ اعتراض
یعنی اپنے پاس لفظوں کا ذخیرہ کچھ نہیں
یہ بھی ممکن ہی کہ ہو سچا یہ اُن کا اعتراض
ہو نہیں سکتا ہی سچّا کوئی دعوٰی بے دلیل
جتنے لفظوں کا ذخیرہ جمع کر سکتی ہوں میں
ہر زباں کا لفظ ہو سکتا ہی میری ملکیت

کیونکہ تھا بے اختلاف ایک ایک کو میرا ہی پاس
سب کی تھی میں نام لیوا سب تھے میرے روشناس
پڑھ چکی تھی جا بجا میری ترقی کی اساس
اس حکومت میں ترقّی میں نے پائی بے قیاس
کورس میں بھی جا بجا میرا ہوا ہی اقتباس
جو پرانا ہو گیا تھا وہ بدل ڈالا لباس
پہلے بے سرمایہ تھی میں، اب ہی سب کچھ میرے پاس
میری صورت دیکھکر ہوتی ہی کیوں لوگوں کو یاس
کچھ نظر آتا نہیں ہی اُن کو وہ ہیں بدحواس
ترجموں کی میرے دریا ہی نہیں بجھتی ہی پیاس
اس لیے ہر ترجمے کا میرے ہو جاتا ہی ناس
ہی مگر برعکس اسکے ایک میرا التماس
ایسے دعووں کو نہیں سنتا ہی کوئی باحواس
دوسری ہندی زبانوں میں کہاں اتنا نکاس
جسطرح ساغر۔ کٹورا۔ قدح۔ پیمانہ گلاس

رکھتی ہوں ہر لفظ میں پورا سلاست کا لحاظ
کیوں نہ رکھوں فرض ہی میرا فصاحت کا لحاظ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۱۳)

جو یہ کہتے ہیں کہ ہی کم میرے لفظوں کی معاش
میرا دعویٰ ہی کہ اُردو سے جو انگریزی کریں
اصطلاحیں سیکڑوں ایسی ملیں گی مجھ میں بھی
بات یہ ہی ہر زباں کی ساخت ہوتی ہی جُدا
ایک اُردو اور انگریزی پہ کیا ہی منحصر
دوسرے میں ایک کا مفہوم آسکتا نہیں
جو مزا ہی ایک کا وہ دوسرے میں ہی کہاں
گر غلط ہی یہ تو بسم اللہ ثابت کیجیے
ترجمہ کیجیے تو انگریزی میں اُردو شعر کا
کامیاب اس طرح کچھ بھی آپ ہو جائیں اگر
میں کہے دیتی ہوں، یکساں دو کبھی ہوتے نہیں
ہو نہیں سکتی ہی یکساں دو کی خاصیت کبھی
تھی طبیعت مستعد آئیں دونوں کی جُدا
سچی باتیں کہہ رہی ہوں طعن کیوں کرنے لگی
جلد لو میری خبر اے میرے ملکی محسنو!

ترجمہ کر دیکھیں انگریزی زباں میں بھی وہ کاش
ترجمے کی مشکلوں کا پردہ سب ہو جائے فاش
کر نہیں سکتی ہی انگریزی زباں جن کی تراش
ایک کی ترکیب کچھ ہی دوسری کا کچھ قماش
ترجمے کا نیشتر کرتا ہی ہر دل میں خراش
ہیں غذا دونوں اگر کہتے ہیں کب دلیے کو آش
کہنے کو غلے ہیں تینوں مونگ، گیہوں اور ماش
بحر کے اک قطعے پہ ہوں کوئی صاحب آبپاش
کیجیے تو اصطلاحیں اپنی بولی میں تلاش
پھر خوشی سے کیجیے اُردو کے دل کو پاش پاش
کام آہنگر کا کیوں کر سکے گا بُت تراش
گرچہ کچھ ہی ملتی جلتی کیکر سے گگڑی کی قماش
داغ اور آزاد تھے گو دیکھنے میں خواجہ تاش
میں اگر کوسوں تو نکلے یا الٰہی میری لاش
ورنہ اس غم میں نہ ہو جاؤں کہیں صاحب فراش

گو نظر آتی ہی مجھ بیکس کی چھوٹی سی بساط
مجھکو لیکن ہر زباں کے ساتھ ہی خاص اختلاط

بند (۱۴)

ہیں مقدر سے مخاطب آج سارے عام خاص
اور میرے واسطے سب کر رہے ہیں کام خاص

کچھ نہیں شک اسمیں سب کے سب ہیں میرے خیرخواہ
خوف ہے لیکن نہ عائد ہو کوئی الزام خاص

ہے اگر اس کام میں منظور کچھ اپنی نمود
تو نہ رکھا جائے میری آڑ میں اک نام خاص

اور اگر میری ہی خاطر ہے یہ ساری کائنات
تو ہے قسمت یہ میرے حق میں ہے انعام خاص

اس خوشی پر اس مسرت پر اس اطمینان پر
کرتی ہوں تجویز صحت کا سبھوں کی جام خاص

ابتدا ہے آج جیسی گر نہیں کوشش رہی
تو ضرور اچھا نظر آئے گا اک انجام خاص

متفق کوشش ہوئی سب کی تو بیڑا پار ہے
ہے ترقی کے لیے میری یہی اک بام خاص

اختلاف آپس کا دنیا میں مچا دیتا ہے شور
یہ نہ ہوتا تو نہ ہوتا اس قدر کہرام خاص

کیا گناؤں میں کہ ہیں کتنے مرے نادان دوست
اور ہیں میرے مخالف کون کون اقوام خاص

بعض کہتے ہیں کہ ہو پنجاب سے اردو جدا
اور پنجابی زباں کا سب میں ہو اکرام خاص

کیا کہوں کس نے کیا یہ وار سر پر تول کے
جانتے ہیں جاننے والے یہ ہے ایہام خاص

ایسے لوگوں سے تو کیا ہے آس لیکن شکر ہے
بیکسی پر میری کرتے ہیں نظر حکام خاص

سنتی ہوں کی ہے حمایت میری مسلم لیگ نے
میں سمجھتی تھی کہ ہے غیبی یہ اک الہام خاص

کی بزرگوں نے جو مسلم لیگ کے میری مدد
تو مجھے امید ہے ملجائے گا آرام خاص

آج سے کل تک مناسب ہے نہ ہو کچھ اور کام
میرے کاموں کے لیے ہیں وقف یہ ایام خاص

جبتک اس جلسے میں میں کھولے رہوں اپنی بیاض
دوسری باتیں نہ ہوں کچھ ورنہ ہوگا اعتراض

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (١٥)

اس طرح الٹ سے یہی ہی بس مری ساری غرض
ایسی کوشش کیجیے بنجاؤں میں علمی زباں
میں نہ کہتی کچھ اگر پاتی نہ اپنا حال غیر
بے غرض باہم شناسائی کوئی کرتا نہیں
اپنے مطلب کے لیے سب بول لیتے ہیں جھوٹ سچ
جبر سے ہو، مصلحت سے ہو، کہ ہو اخلاص سے
دوست ہوں، دشمن ہوں، مجکو سب سے ملنا فرض ہی
کل مسلماں دوست ہیں، دشمن ہیں کچھ زنّاردار
یکقلم لیکن نہ چھوڑیں گے ابھی مجکو یہ لوگ
سب کو ہی معلوم جو کچھ اُن کے دلمیں راز ہی
کچھ کریں لیکن گورنمنٹ انہیں ڈالیگی نہ ہاتھ
ہند سے مجکو بدر کرنا کوئی آساں نہیں
میرے ہی قالب میں اکثر ہند کے قانون ہیں
حامیوں نے میرے مجکو کر دیا حکام رس
اصل مطلب آپا دھاپی میں ہوا جاتا ہی فوت

رہ نہ جائے باتوں باتوں میں کہیں بھاری غرض
ہی یہی اچھی تمنّا ہی یہی پیاری غرض
عرض کی ہی آپ سے میں نے بناچاری غرض
جوڑتی رہتی ہی ہر اک شخص سے یاری غرض
یوں سکھاتی ہی غرضمندوں کو مکّاری غرض
ہی عجب نعمت زمانے میں ملنساری۔ غرض
کام بنتا ہی جو رہتی ہی یہیں جاری۔ غرض
اُن کا نوری مدّعا ہی ان کی ہی ناری۔ غرض
رکھے گی پوشیدہ چندے اُن کی ہشیاری۔ غرض
گو ابھی کہنے نہ دے گی اُن کی خودداری۔ غرض
سلطنت کوئی سنا کرتی ہی بازاری۔ غرض؟
کیوں کہ پوری ہوتی ہی ایسی بہ دشواری غرض
ساتھ میرے کیوں نہ وابستہ ہو سرکاری غرض
لے گئی تھی مجکو دفتر تک یہ درباری غرض
کیا مصیبت میں پھنسی ہی میری بیچاری غرض

کوئی دنیا میں نہیں رکھتا کسی سے کچھ خلوص
اور ہی ہندوستاں میں یہ بلا تو بالخصوص

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (١٦)

ہی فقط مجکو نہ اک ہندوستاں سے ربط ضبط — بلکہ حاصل ہی مجھے سارے جہاں سے ربط ضبط
رات دن رہتا ہی باہم سب سے میرا لین دین — ہی عرب سے میل مجکو اصفہاں سے ربط ضبط
میری خلقت میں نہوتا انس اگر کچھ انس کا — سب کے ساتھ اسدرجہ بڑھتا پھر کہاں سے ربط ضبط
مجھسے یوں ملتا ہی ہندی، فارسی کا حرف حرف — جیسے ہو اک دوست کو اک مہرباں سے ربط ضبط
اب ہے الفاظ وہ بھی ہر زباں کے مجھ میں ہیں — بے تکلف سب کو ہی میرے بیاں سے ربط ضبط
جسطرح رہتا ہی میرا ان سبھوں سے میل جول — کوئی پائے گا نہ ایسا میہماں سے ربط ضبط
کون ہی وہ جس سے دنیا میں نہیں کچھ میری بات — ہر سخن ہے رسم مجکو ہر جواں سے ربط ضبط
میں بھی ہوں مانوس اپنے ہمنشینوں سے اس طرح — جسطرح رکھتے ہیں غنچے باغباں سے ربط ضبط
بتکدوں میں میرے چرچے مسجدوں میں میرا وعظ — کچھ نہ کچھ رکھتی ہوں میں ہر آستاں سے ربط ضبط
کیوں نہ پہنچ جاؤں میں ہر بزم میں بے روک ٹوک — کر لیا کرتی ہوں پیدا پاسباں سے ربط ضبط
رہتی ہی یہ قوم اکثر میری خاطر داشت میں — کیوں نہو سب سے سوا ہر شعر خواں سے ربط ضبط
خاک نظروں میں سمائے اُن کی اب یہ خاکسار — ہندوؤں کو ہو گیا ہی آسماں سے ربط ضبط
مجکو خود اُن سے عداوت ہو یہ بالکل جھوٹ ہی — اب سے پہلے کیا نہ تھا ہر میزباں سے ربط ضبط
پوچھتا پھر بات بھی میری نہ دنیا میں کوئی — گر مسلماں بھی نہ ٹھاتے ہو میاں سے ربط ضبط
مختصر یہ ہی کہ دشمن ہی وہ اپنے ملک کا — جو بشر رکھتا نہیں ملکی زباں سے ربط ضبط

ہی عموماً یوں تو سب کے ساتھ بہتر دل کا جوش
مجکو ہی درکار لیکن سب سے بڑھکر دل کا جوش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (١٧)

وہ بشر کیا ہو نہ جسکو اپنی باتوں کا لحاظ
یا الٰہی خوش رہیں وہ جن کو ہے میرا لحاظ

شاعروں کے ساتھ ہوں ممنون سیدؔ کی بھی
اُن سے بڑھکر کرسکے گا اور کوئی کیا لحاظ

کیسے آڑے وقت میں وہ کام آئے تھے مرے
کیسی مشکل میں اُنھوں نے میرا فرمایا لحاظ

وہ اگر کرتے نہ ۵۷ء میں میری دیکھ بھال
آج کرتی اسقدر میرا نہ اک دنیا لحاظ

کیوں زمانوں میں کوئی احسان محسن کش نہیں
جھوٹ کہتی ہوں؟ اُنھوں نے کیا نہیں رکھا لحاظ

یہ اُنھیں لوگوں کی ہمت تھی وگرنہ آج کل
پاس دنیا میں ہے کیا چیز اور ہے کیسا لحاظ

ہیں سبکدوش اُنکے احسانوں سے بھی ہرگز نہیں
اپنی تحریروں میں جو کرتے رہے پورا لحاظ

جانتے تھے گو زبانیں دوسری بھی وہ مگر
میرے آگے کچھ نہ اوروں کا کیا اصلا لحاظ

اب بھی ہیں موجود ایسی قابلیت کے بزرگ
جو ہمیشہ رکھتے ہیں میرا ہی سر تا پا لحاظ

کون ہے حافظ نذیر احمد سے جو واقف نہو
کیا نہیں کرتی ہے میرا آپ کی انشا لحاظ

کون ہے آزاد کی جو نثر کا مائل نہیں
کون ہے جو اُن کی باتوں کا نہیں کرتا لحاظ

مولوی حالی، ذکاء اللہ، شبلی، یا شرر
واقعی رکھتا ہے ان لوگوں میں ہر دانا لحاظ

دھن بندھی رہتی تھی میری ہی مرے سرشار کو
ہر گھڑی کرتا تھا میرا ہی یہ متوالا لحاظ

اک زمانہ وہ تھا اوروں کا کیا جاتا تھا پاس
اک زمانہ یہ ہے اپنا بھی نہیں گویا لحاظ

کر گئے میری حمایت جسقدر اگلے بزرگ
کون کرتا ہے کسی کا آجکل اتنا لحاظ

میری ہمدردی کا جتنا ہو رہا ہے آج پاس
کاش پردے میں نہ اسکے کل نظر آئے ہراس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۱۸)

لکھنؤ، دہلی کی شاہی کا ہوا جب انتزاع
ہو گیا کم، میری خاطر جسقدر تھا اجتماع

ایشیائی علم میں اکثر کمی ہونے لگی
مغربی تہذیب سے ہونے لگا ہر اختراع

ایشیائی قاعدوں پر جو کہ تھی میری بنا
اس لیے اُن کی کمی سے، کم ہوئی میری متاع

فارسی کے درس کی قلت نے پہنچایا ضرر
نزع پھر کیا رہ سکے جب اصل کا ہو انقطاع

میں جو کچھ یہ کہہ رہی ہوں واقعی ایسا ہی ہے
جتنے ماہر ہیں اُنھیں اسکی نہیں کب اطلاع

فارسی کا سیکھنا خود ہی کیا ہی سب نے ترک
ورنہ ہوتا کیا حکومت کی طرف سے امتناع

اب بھی ناممکن نہیں ہی کچھ۔ فکر کرنی چاہیے
کوئی مشکل پھر نہیں ہی ہمّت نہ ہارے گر شجاع

جوش آتا ہی نہیں ہی مجکو بھی اپنے حال پر
جسطرح آتے ہیں صوفی وجد میں سُن کر سماع

اور کس کے سامنے لے جاؤں اپنی التجا
آپ ہی ہیں میرے رہبر آپ ہی میرے مُطاع

کرلیا ہی سب کو قابو میں نئی تہذیب نے
ہر جگہ اس روشنی کی پائی جاتی ہی شعاع

دے کے اپنے لفظ کی ہی مہربانی مجھپہ بھی
کچھ نہ کچھ مجکو بھی حاصل ہو رہا ہی انتفاع

غیر ممکن ہی کہ محنت کا نتیجہ کچھ نہ ہو
ہو اگر کوشش تو حاصل ہو مجھے بھی ارتفاع

متفق ہو کر جو ہوں ہندو مسلماں مستعد
کیوں رہے کوئی خرابی کیوں رہے باقی نزاع

کم سے کم اُس کام پر جس میں ہو ملکی منفعت
ہی مناسب یہ کہ آپس میں کریں سب اتباع

ہو اگر چندہ مدد کو میری تو مشکل ہی کیا
جمع ہو سکتا ہی خرمن جب اگر ایک ایک صاع

ہوں بہت قانع ہوسناکی سے ہوں میں بے نیاز
خواہشوں کا میری، دامن ہی بہت تھوڑا دراز

بند (۱۹)

کیا ہی اعجاز ہی اثر رکھتا ہی میرا خانہ باغ
ہر چمن ہی میرے سخن کا ہی عجب تفریح بخش
ہو خواہی سے میری باغ کی مٹی عبیر
استعاروں اصطلاحوں سے جہاں لیتی ہوں کام
میری تشبیہات کی ادنی کرامت ہی یہ ایک
بے حقیقت شی کو کرتی ہوں حقیقت آشنا
میں اگر چاہوں تو ہر ذرّے کو بنا دوں آفتاب
میں ہی کر لیتی ہوں غیر الفاظ کو اپنا نہیں
میں بدل دیتی ہوں ہیئت گو مجازی ہی ہی
میں ہوں ان باتوں کی آمر اور مرے مامور ہیں
جو سمجھتے ہیں مجھے کم مایہ ہیں وہ نا سمجھ
ہی فرشتہ بھی جہاں عاری وہ گھاٹی ہی مری
سب میں یہ اپنی تسلی کے لیے کہتی نہیں
ہو جلن کیا سرد مہری سے کسی نادان کی
کوئی مانے یا نہ مانے کہدیا کہنا جو تھا

نغمہ زن بلبل کی صورت ہو یہاں آ کے جو زاغ
سیر سے جسکی رہا کرتے ہیں شاعر باغ باغ
ہی چمن گلکاریوں سے میری ہی ہر ایک راغ
میں بنا دیتی ہوں لالہ اسکو جو ہوتا ہی داغ
ہنس بن جاتا ہی میرے باغ میں آکر کلاغ (کوّا)
حق نما بنتا ہی میرے ہاتھ میں خالی ایاغ
ہو سوا خورشید سے روشن اندھیرے کا چراغ
جسطرح کرتا ہی انگریزوں کا مذہب اصطباغ
آئے گر اصطبل میں میرے تو ہو تازی الاغ (گدھا)
عام شاعر جیسے سودا۔ ذوق۔ غالب میر۔ داغ
عمر بھر سیکھیں اگر تو بھی نہ حاصل ہو فراغ
پائے گا میرے لغت کا کوئی کیا پورا سراغ
جانتا ہی میرے یہ اوصاف ہر عالی دماغ
خاک ٹھنڈا ہو سکے گا اس سے میرا اجاغ (چولھا)
اور میرا خاص مطلب کچھ نہیں الا البلاغ

اس سے بڑھکر عرض کر سکتی نہیں میں زینہار
آپ ہیں مختار میرے اور میں بے اختیار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۲۰)

سُن چکے یہ اُردو زباں کے مُنہ سے باتیں صاف صاف
سبکو اپنے ظرف کے لائق اُٹھا اک خاص جوش
پھر کیا یہ طے کہ بحثیں اور حجّت چھوڑ دو
قول سے بہتر عمل ہے، بس کیے جاؤ وہ کام
ہوکے یہ طے مجلسیں قائم ہوئیں چاروں طرف
پہلے اُردو کی ترقی کو بنی وہ انجمن
گرچہ اُس کا ڈھانچ سنتے ہیں کہ قائم اب بھی ہے
مشتہر اُردو سبھا بھی اک ہوئی تھی حال میں
لیکن اُس کا نام ہی کانوں تک آکر رہ گیا
لکھنؤ، دہلی میں بھی ہیں مجلسیں دو اک، مگر
کر سکیں گے کام ایسی انجمن میں خاک وہ
کام کرنے والا ہونا چاہیے قابل کوئی
مجلسیں قائم ہیں جتنی متفق ہو جائیں سب
ان اصولوں پر نہ رکھی کام کی بنیاد اگر
آج ہیں جس انجمن کی افتتاحی کوششیں

اتفاق آپسمیں اک نے کیا بے اختلاف
اور اپنی غفلتوں کا بھی کیا خود اعتراف
ایسی باتوں سے یہ ڈر ہی ہو نجائے لام کاف
جس میں ٹرٹق ہو نہ بق بق ہو نہ ہو بیکار لاف
تا کہ اُردو کے لیے ہر بات کا ہو انکشاف
مولوی شبلی نے جسکے گرد فرمایا طواف
پڑ گیا ہے کس مپرسی سے مگر اُس پر غلاف
تھا مقاصد سے نہ جسکے کوئی بھی دانا خلاف
کام اُس کا کچھ نہ دیکھا، کیا ہوا وہ اتفاق
شاید اُن میں ایک بھی تک کر رہی ہے اعتکاف
خیر سے جن کا درست ابتک نہیں ہے شین قاف
اسکی پروا کچھ نہیں سیّد ہو وہ یا زرباف
اب نہیں وہ وقت، آپسمیں جو ہر دم ہو مصاف
تو نہ چلنے پائے گا اک دن بھی، گستاخی معاف
آرزو ہی بند ہو کر کان دے دل کو شگاف

کام کی باتوں کا ہونا چاہیے فوراً انفاذ
اتفاقاً کوئی رہجائے تو ہے یہ بات شاذ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۲۱)

دوسری قوموں سے لینا چاہیے ہم کو سبق — دیکھیے تو کر رہے ہیں کام وہ کیا کیا ادق
مدتوں رہتے ہیں منصوبوں میں ہم جس کام کے — ختم کر دیتے ہیں دو دن میں وہ پاتے ہی رمق
دوسری قوموں کی محنت کا ہی گر ایک اتفاق — جب یہ ہو مقصود پھر کیا نظم پھر کیسا نسق
کون ہم میں کر رہا ہی جاں فشانی اُن کی سی — کس کا آجاتا ہی سر سے پانوں تک بہکر عرق
دیکھیے اُردو زباں کے ساتھ اَن بن جب سے ہی — اپنی ہندی کے ادا وہ کرچکے ہیں کتنے حق
کرلیا ہی چندہ کتنا جمع ہندی کے لیے — لائی ہی دینے کو ایک ایک فرد بھر بھر کر طبق
ہندیوں کی ہی یہ حالت ورنہ یورپ کا عروج — گر سنیں کوئی تو، روشن اُس پہ ہوں چودہ طبق
کیا اُنھیں اس کامیابی پر نہ ہوگی کچھ خوشی — کیا ہمیں اپنی فلاکت پر نہ ہوگا کچھ قلق
ہم میں صاحب خون وہ ہی جوش اگر آئے ہمیں — خوف سے دہشت سے رنگ اپنے مخالف کا ہو فق
کیا کریں لیکن کہ ہم میں اتفاق اصلا نہیں — آج کل اجزا کا اپنے ہی جدا ایک اک ورق
ہم میں ہی باتیں جو پہنچاتی ہیں تکلیفیں ہمیں — کیا دکھائیں چاک ہی دل بھی کلیجا بھی ہی شق
جسطرح دنیا کی بازی گاہ میں ہم ہیں تباہ — یوں پراگندہ نہ ہوگے گنجفے کے بھی ورق
ہم وہ غافل ہیں نہ چونکیں، خواہ کچھ ہوتا رہے — چاند ڈوبے۔ مہر نکلے۔ صبح ہو۔ پھولے شفق
یاالٰہی کر مدد یہ بغض کی کائی پھٹے — ہی ترے نزدیک سب آسان یا ربّ الفلق
گرچہ نافرمانیاں بے حد ہیں اپنی بھی۔ مگر — تیری رحمت کے لیے ہر حال میں ہیں ہم احق

چھوڑ دیں ہم متفق ہو کر اگر آپس کی ضد
پھر نہ ہونے پائیں اپنی قوتیں بھی منفرد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۲۲)

ہے عجی اپنا زمانہ ہے نہ دشمن ہے فلک
جبتک آپ اپنی مدد کرنے کے ہم عادی نہوں
کام کے قابل کسی صورت نہیں وہ آدمی
بات کہکر گر عمل کرنے پر آمادہ نہیں
کام کی عادت نہیں۔ باتیں بنانے کا مرض
اپنے عیبوں پر نظر ہوتی نہیں ہمکو کبھی
دیکھا دیکھی چاہے کچھ ہاں میں ہاں کردیں۔ مگر
آدمیت بھی سلیقے کی نہیں آتی ہمیں
جب ہماری ہی یہ حالت جب ہمارے ہیں یہ ڈھنگ
عادتیں اسلاف کی ہم نے مٹائیں یک قلم
خصلتیں اوروں کی بھی بد ہیں۔ مگر وہ اسطرح
حیز سے ہم پہ مگر ہوتا ہی جب ان کا اثر
کرسکیں گے خاک ایسے میں پھر یا کوی کام
کام کرنے کے لیے قائم نہیں کوی اصول
جب نکمّے ہیں انھیں پروا ہو کیوں کر کام کی

اپنے ہاتوں ہو رہے ہیں ہم ذلیل اسوقت تک
کوی کر سکتا نہیں السوں کی دنیا میں کمک
جو چلے کاواک رستہ۔ چھوڑ کر سیدھی سڑک
پھر ترقی ہو ہماری کچھ رہے باقی نہ شک
اس میں ہیں یا ہم بے تامّل اُنہیں ہوتی ہی جھجک
دوسروں پر معترض ہوتے ہیں لیکن بے دھڑک
پھر نہ دیکھیں خواب بھی اُسکا جہاں جھپکے پلک
ہی مگر خواہش ہی دلمیں کہ بنجائیں مَلَک
پھر نہ کیوں کر دیکھنے والوں کو ہمسے ہو کھٹک
کندہ جتنے نقش تھے دل پر ہوئے سارے وہ چک
اُڑد پر جیسے سفیدی دال میں جیسے نمک
پھر نہ دلمیں پاس رہتا ہی نہ آنکھوں میں جھپک
چھوٹتی اک دم کو بھی منہ سے نہیں جن کے ٹسک
جانچنے کے واسطے پاتے نہیں کوئی محک
قدر سورج کی بھلا کس طرح سمجھے شپرّک

کچھ نہی نکلی نہ تھی جا پانیوں کے سر میں شاخ
ہو گئیں محنت سے پانی۔ تھیں جو راہیں سنگلاخ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۲۳)

لوگ گھبرائیں نہیں، بس ختم کرتا ہوں مقال — اور باقی رہ گئے ہیں چار چھ میرے خیال
کی ہے قائم انجمن مِل جل کے یہ جس واسطے — ہے یہی اس کا نتیجہ ہے یہی اسکا مآل
حملے جو اُردو زباں پہ ہو رہے ہیں آج کل — روکنے کی خاطر ان کے اک بنائی جائے ڈھال
ساتھ ہی اس کے وہ تدبیریں بھی لائیں کام میں — جس سے اُردو کا ادب حاصل کرے پورا کمال
ہے کسر جن باتوں کی ابتک انھیں پورا کریں — ہے مضر اُردو کے حق میں اب زیادہ ڈھیل ڈھال
سربرآوردہ ہیں جتنے ملک میں اپنے بزرگ — اُن سے بھی امداد کی خواہش کریں ہم خستہ حال
وفد اپنا لے چلیں ہم ملک کے شاہنشاہ تک — کیوں کہ بے اُسکی مدد کے ہر ترقی ہے زوال
مکتبوں میں مدرسوں میں کیا ہے سو دیکھیں پڑھیں — ہو اگر نقصان کچھ اُس میں کریں اُس کی سنبھال
شاعروں کی شاعری پر بھی توجہ چاہیے — اُن سے چھٹوائیں وہ مضموں جن میں پائیں ابتذال
بے ضرورت اجنبی الفاظ داخل ہوں اگر — اُن کا اُردو میں استعمال ہو بے دیکھ بھال
ملک میں اخبار پرچے جتنے پاتے ہیں شیوع — جانچنے کی طرح جانچیں اُن کی ساری نقل چال
مجلسیں قائم ہیں جتنی ابتک اُردو کے لیے — اُن سبھوں کا ایک ہی مجلس سے کردیں اتصال
تاکہ جتنی منفرد ہیں طاقتیں ہوں متفق — تاکہ مٹ جائے جو باہم ہو گیا ہے انفصال
سب سے پہلے متفق ہو کر کریں یہ کوششیں — دور ہو ہندو و مسلمانوں کا باہم اشتعال
جی پر اپنے ٹھان لیں گر سب تو کچھ مشکل نہیں — دل سے چاہیں سب اگر تو بات ہے کیا محال

گر نہ دیکھی جائے گی وقعت سے یہ سچی صلاح
پا نہیں سکتی ہے پھر اُردو زباں کچھ بھی فلاح

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۲۴)

اب یہاں سے پیش کرتے ہیں رزولیشن جو ہم
ہے گورمنٹ اپنی عادل ہمکو ہے اُس سے امید
کی حمایت جسقدر ہے اُردو زباں کی آج تک
مدرسے۔ اسکول ۔ ہر قصبے میں ۔ ہر اک شہر میں
وہ کتابیں کورس میں اُردو کے داخل کی گئیں
کی عدالت میں بھی داخل جابجا اُردو زباں
ہوگیا اُردو میں پھر قانون کا بھی ترجمہ
کس رعایا کو ملی ہے سلطنت ایسی کہیں
عدل پر اس سلطنت کے ناز کرنا چاہیے
اب ادب سے عرض کرنا چاہیے ہمکو یہ حال
پہلے حاکم ہند میں آتے جو انگلستان سے
ہندی اپنے دل کی باتیں اُن سے کہہ سکتے تھے سب
اب جو حاکم آتے ہیں اُردو سمجھتے ہی نہیں
ہم کہیں اُن سے کہ یہ ہے ایک نقارے کی قسم
اجنبیت جبکہ حاکم کو یہ ہو محکوم سے

اُن میں ہے مطلب زیادہ اور ہے مضمون کم
وہ ہمارے حال پر فرمائے گی بے شک کرم
وہ نہیں کچھ کم جو آسانی سے ہو جائے رقم
کردیے جاری کہ دنیا فیض پائے یکقلم
تھے مطالب جن کے عالی جن کے مضموں تھے اہم
حاکموں کے فیصلوں میں بھی چلا اُردو قلم
ہر جگہ سرکار نے اُردو کا پہنچایا قدم
کس نے حاکم ابتک ایسے پائے ہیں عالی ہمم
ایسے عادل ایسے منصف تھے نہ کسریٰ اور جم
ہند میں چاروں طرف اُردو کا جاری ہے درم
جانتے تھے کچھ نہ کچھ اُردو زباں وہ ذی حشم
بے تکلف پھر سمجھ بھی لیتے تھے وہ محترم
پھر ہو کس ترکیب سے بدلہ خیالوں کا بہم
اجنبیت سے وہ سمجھیں ہے بغاوت کا یہ بم
پھر نہ ہو کس طرح بے چاری رعایا متہم

ہو اگر یہ عام شاہی حکم تو ہے کیا حرج
سیکھ کر اُردو زباں آئیں کلکٹر اور جج

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۲۵)

آج ہیں اُردو زباں کے جمع جتنے مہرباں
جتنے ہیں نواب، راجے، ہندیانی اختیار
مملکت میں اپنی دیں اُردو زباں کو وہ رواج
حکم سے اپنے اسی کو، اُس جگہ رائج کریں
ساتھ ہی اس کے کریں خود بھی توجہ اس طرف
کوئی نوّاب آجکل ایسا نظر آتا نہیں
بھیجنی لازم ہے ہمکو اُن کے پاس اک عرضداشت
بس ہماری عرض اُن سے اتنی ہونی چاہیے
جسطرح دیتے ہیں حاجتمند کو سارے امیر
تھوڑا تھوڑا ابھی ملا گر ایک اک نوّاب سے
اُن سے جا کر عرض کیجیے اس میں جتنے وصف ہیں
وہ اگر تقدیر سے اُردو کے خواہاں ہو گئے
سہل ہو جائے گی ہر تصنیف کی دشوار راہ
دل گواہی دے رہا ہے آپ ہوں گے کامیاب
مشورے ایسے کبھی بیکار ہو سکتے نہیں

دوسرا امیر ارز ریلیشن سنئیں وہ قدرداں
دست بستہ اُن سے کہنی چاہیے یہ داستاں
تا کہ سارے ہند میں یکساں رہے اس کا نشاں
قائم اب تک اس کا دفتر ہو نہیں پایا جہاں
تا کہ ہو اُن کی رعایا بھی نہ اِس سے بدگماں
چھوڑ دے انصاف کی جو اپنے ہاتوں سے عناں
نارسا ہرگز نہ ہوگی دل سے ہوگی جو فغاں
آپ کے الطاف کی محتاج ہے اُردو زباں
بس نہیں بھر دیجیے اُردو کی خالی جھولیاں
پھر تو بیل اُردو کی یوں پھیلے گی جیسے کہکشاں
اُن پہ ظاہر کیجیے اُردو میں ہیں جو خوبیاں
پھر تو خوب آراستہ ہو جائے گی اسکی دکاں
اک لغت کیا سارے کاموں میں ہیں پھر آسانیاں
گر ہوئی کوشش تو جائے گی نہ محنت رائگاں
ہیں مفید اپنے لیے یہ مصلحت اندیشیاں

کام کیجیے کام کی باتوں میں دہشت ہے عبث
دیکھ لیجے کوششیں فرما کے حجت ہے عبث

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بند (۲۶)

اب کروں گا جس ریزولیشن کی بابت گفتگو
اپنے فن کے ساتھ اُردو کی حمایت بھی کریں
ہیں کتابیں طب کی اکثر درس میں اُن کے مگر
نسخہ اُردو میں کبھی لکھتے ہوے دیکھا نہیں

کوفتہ - آمیختہ - یا بیختہ - یا سوختہ
ہینگ کے بدلے لکھیں گے ہر جگہ حلتیت ہی
سب کہیں گے سونف لیکن وہ کہیں گے بادیان
جب یہ حالت ہے تو اُردو کی اُنھیں کیا قدر ہو
غور تو کیجے کہ وہ الفاظ بولے جائیں کیوں
کیوں نہ استعمال اُن الفاظ کا ہم سب کریں
اس لیے ہے دست بستہ یہ اطبّا سے بھی عرض
فائدے دو اس سے ہوں گے یعنی اول تو یہی
دوسرے یہ فائدہ جو نسخہ لکھّا جائے گا
اور جتنی ہیں کتابیں ہم مریضوں کے لیے
درس بھی طب کا دیا جائے اسی میں سربسر

اُس میں یونانی اطبّا سے ہے اتنی آرزو
تاکہ اس کی بھی ہو علمی مجلسوں میں آبرو
کوئی اُردو ترجمہ دیکھا نہ اُن کے روبرو
گفتگو اکثر ہوئی اُردو میں اُن سے دوبدو
بس یہی ترکیب ہر نسخے میں دیکھی ہوبہو
وہ کہیں گے دم کہے دنیا جو کہتی ہے لہو
سب تو لکھّیں گے گھڑا لیکن وہ لکھّیں گے سبو
جب یہ صورت ہے تو پھر کیوں نہ خنداں ہوں عدو
جب مرادف اُن کا اُردو میں ہے رائج کو بکو
آج اُردو میں ہماری جو ہیں رائج چار سو
کیا بُرائی ہے اگر وہ ترک فرمادیں یہ خو
معنوی گلشن میں ہوگا اپنی اُردو کو نمو
ایک اُردو خواں بھی پڑھ لے گا اُسے بے جستجو
اُن کے زخموں پر بھی ہو اُردو کی سوزن کا رفو
اصطلاحیں بھی بنیں اُردو میں طب کی مو بمو

یوں بدل جائے اگر نسخوں کی ساری سرنوشت
لہلہائے پھر چمن میں طب کے اُردو کی یہ کشت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۲۷)
بند

گر ہوا ایسا ہی جیسا چاہتے ہیں دادخواہ
پھر تو اُردو کے لیے کھل جائے گی ہر شاہراہ

اُسکو حاصل ہوگی ہر فن میں حکومت اسطرح
جسطرح ہو مملکت کا اپنی مالک بادشاہ

جس روش پر اُس کا جی چاہیگا رکھے گی قدم
جسکے رخ پر اُسکی مرضی ہوگی ڈالے گی نگاہ

اسقدر ہو جائیگا اُردو کا دامن پھر وسیع
اُسکے دریا کا شناور بھی نہ کچھ پائے گا تھاہ

جرائع کوشش سے اگر علمی کتابیں ہوگئیں
پھر تو لاثانی نظر آئے گی اسکی درسگاہ

ہوگئے آمادہ گر اسکے لیے ہم سو پچاس
خود بخود ہو جائیگی پھر ملک بھر کو اُسکی چاہ

کوششوں سے متحد گر ہوگئی ملکی زباں
ہو نہیں سکتا ہمارا حال پھر کوئی تباہ

...نیا اپنے ارادوں میں اگر
ہند کیا ہر ملک سے ہمکو ملے گی واہ واہ

ہر جگہ اس کا گزر ہو ہر جگہ اُسکی پہنچ
مدرسہ کوئی رہے خالی نہ کوئی خانقاہ

جسقدر ہیں اعتراض اُردو پہ سب اُٹھ جائیں گے
مان لیں گے اس کو سب علمی زباں بے اشتباہ

ہیں مقابل جتنی ہمسایہ زبانیں آجکل
بے حقیقت یوں وہ سمجھی جائیں گی جیسے گیاہ

گر ہوا ایسا تو اک دن یہ بھی ہونا ہے ضرور
ہیں مخالف آج جتنے کل وہ ہوں گے خیر خواہ

ایک ہو جائیگی جب ہندوستانوں کی بول چال
پھر نہ چلنے پائے گا رہگیر بھی کوئی گمراہ

یا الٰہی اب تری درگاہ میں اُردو زباں
پھر پھرا کر ہر جگہ سے تیرے آئی ہے پناہ

کہہ رہی ہے اس طرح تو کام کے قابل بنا
مجھکو اک دنیا نکما جانتی ہے آہ آہ

مہر سے تیری ہی ممکن سب کچھ اے عالی جناب
تو اگر چاہے تو ذرے کو بنادے آفتاب

بند (۲۸)

کیوں لیے پھرتی ہی در در میری حیرانی مجھے
یا خدا اک تاب ہیں ایسی ٹھوکریں کھائی مجھے

کا اطمینان سے ہوتا نہیں کوئی مرا
تنگ کرتی ہی بہت میری پریشانی مجھے

آ رہی شاں اب نظر آتے ہیں کچھ ہندی خلاف
ورنہ پہلے بولتے تھے سارے ایرانی مجھے

کہتے ہیں کم مایہ اتنا ہی مجھے کوتاہ بیں
جسقدر رنگی ہی عطا تو نے فراوانی مجھے

شہ ہو یا ہے حقیقی والبتہ مقیں امیدیں مری
اُن سے بڑھکر نفع پہنچاتے ہیں دہقانی مجھے

نامبارک ہو رہا ہی ہند میں میرا وجود
ہو گئی زہر ایسے نا اہلوں کی مہمانی مجھے

کس مپرسی کی اگر چندے یہی حالت رہی
پھر نہ رکھے گی کہیں کا میری ویرانی مجھے

یا الٰہی مشکلیں جتنی ہیں سب آسان کر
اب نظر آتی نہیں ہی کوئی آسانی مجھے

ظالموں کے ہاتھ سے کب کی ہوئی ہوتی فنا
زندہ رکھتی ہی مگر میری گراں جانی مجھے

اکثر دل پہ ہو گیا ظاہر مرا ہر اک کمال
بعض کہتے ہیں مگر ناقص بنادانی مجھے

ختم کب ہو گی مصیبت ہے کچھ کھلتا نہیں
دقّتیں کیا جانیے کیا کیا ہیں پیش آنی مجھے

چاہتے ہیں لوگ ہندی میں کتابت ہو مری
ہاے یہ تکلیف دی جاتی ہی روحانی مجھے

اسقدر ہندو مسلمانوں کا جوش اچھا نہیں
خوف ہی مجکو نہ لے ڈوبے یہ طغیانی مجھے

یا خدا توفیق دے ہندو مسلمانوں کو تو
دیں ترقی رات دن وہ اپنی امکانی مجھے

اپنے دکھڑے کے سوا احسن کہوں میں اور کیا
اس پریشانی میں سوجھے کیا غزلخوانی مجھے

اور کچھ باقی نہیں ارمان مجھ جانباز کا
ہو مگر انجام اچھا آج کے آغاز کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اردو ...

تخلص	پورا نام مع القاب	ذریعۂ شہرت	مختصر حالات
ولی	شمس ولی اللہ یا شمس الدین	نظم	احمد آباد گجرات کے رہنے والے اور شاہ وجیہ الدین کے مشہور خاندان میں تھے۔ اردو نظم اور دیوان کی ترتیب ان سے پہلے کسی نے نہیں کی۔ غالباً ان کا ابتدائی دور اورنگزیب عالمگیر کا آخری زمانہ متحد ہے۔ سنہ محمد شاہی میں مع دیوان دلی پہنچے
حاتم	شیخ ظہور الدین	نظم	دلی کے رہنے والے تھے۔ ۱۱۱۱ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۱۹۶ھ ماہ رمضان ۱۲۰۷ھ میں انتقال کیا اور دلی دروازے کے باہر دفن ہوئے۔
سودا	مرزا محمد رفیع	نظم	ولادت ۱۱۲۵ھ۔ ۱۱۹۰ھ میں لکھنؤ آئے اور ۱۱۹۵ھ میں فوت ہوئے
میر	میر محمد تقی	نظم	۱۱۹۰ھ میں دلی چھوڑ کر لکھنؤ آئے، اور سو برس کی عمر پا کر ۱۲۲۵ھ میں فو[ت ہوئے]
درد	خواجہ میر	نظم	۲۴ صفر یوم جمعہ ۱۱۹۹ھ میں ۶۸ برس کی عمر پا کر دلی میں فوت ہوئے
جرأت	شیخ قلندر بخش	نظم	۱۲۱۵ھ میں لکھنؤ پہنچے اور وہیں ۱۲۲۵ھ میں انتقال کیا
حسن	میر غلام حسن	نظم	خاص دہلوی تھے عمر کا پورا حصہ فیض آباد و لکھنؤ میں گزرا اور ۱۲۰۱ھ یکم محرم کو لکھنؤ میں فوت ہو[ئے]
انشا	سید انشاء اللہ خاں	نظم	دہلی سے لکھنؤ گئے اور وہیں ۱۲۳۳ھ میں وفات پائی
مصحفی	شیخ غلام ہمدانی	نظم	اصل وطن امروہہ تھا مگر رہے دلی میں۔ آخر ۱۲۴۰ھ میں بمقام لکھنؤ فوت ہوئے
نصیر	شاہ نصیر الدین	نظم	دہلی سے حیدرآباد دکن گئے اور وہیں ۱۲۵۴ھ میں وفات پائی۔
ناسخ	شیخ امام بخش	نظم	آبائی وطن لاہور مگر خود لکھنؤ میں رہے ۱۲۵۴ ہجری میں وفات پائی
ذوق	ملک الشعرا خاقانی ہند شیخ ابراہیم	نظم	۱۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۴ صفر روز پنجشنبہ ۱۲۷۱ ہجری میں بمقام دہلی رحلت کی۔
مومن	حکیم مومن خاں	نظم	۱۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ کوٹھے سے گر کر ۱۲۶۸ھ میں انتقال کیا
غالب	نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خاں	نظم و نثر	۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۸۵ھ میں وفات پائی
آتش	خواجہ حیدر علی	نظم	آبا کا وطن دلی تھا خود لکھنؤ میں رہے اور یکایک ۱۲۶۳ھ میں فوت ہوئے
انیس	میر ببر علی	مرثیہ گوئی	میر حسن دہلوی کے پوتے تھے۔ ۲۹ شوال ۱۲۹۱ھ میں بمقام لکھنؤ رحلت کی
دبیر	مرزا سلامت علی	مرثیہ گوئی	خاندانی شاعر تھے مگر خود جامع کمال مجتہد فن تھے۔ ۹ محرم ۱۲۹۲ھ [illegible] سال رحلت کی
امن	میر امان دہلوی	نثر	۱۲۱۷ ہجری میں نقشہ باغ و بہار مشہور چہار درویش کو تالیف کیا
افسوس	میر شیر علی	نثر	۱۲۰۰ھ میں آرائش محفل کی تصنیف کی
نیر رخشاں	نواب ضیاء الدین خاں	نظم	نواب احمد بخش خاں والی فیروزپور کے خلف اور مرزا غالب کے شاگرد رشید تھے ۱۲۹۵ھ تک بقید حیات تھے
شیفتہ	نواب مصطفےٰ خاں	نظم	مصنف تذکرہ گلشن بیخار۔ فارسی میں حسرتی تخلص کرتے تھے ۱۲۸۶ھ میں فوت ہوئے
سر سید	آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر	نثر	۱۸۱۷ء میں پیدا ہوئے اور ۸۱ برس کی عمر پا کر ۱۸۹۸ء میں وفات پائی
نذیر احمد	شمس العلما حافظ ڈاکٹر نذیر احمد خان بہادر ایل ایل ڈی	نثر	تعزیرات ہند اور بہت سی اخلاقی اور مذہبی کتابیں اردو میں آپ کی یادگار ہیں اور بفضلہ تعالیٰ ابتک آپ بقید حیات قائم ہیں۔ آپ کی سوانح عمری موسوم بہ "حیات النذیر" ہمارے عم مکرم سید افتخار عالم صاحب مارہروی لکھ رہے ہیں جو زیر طبع ہے۔
ذکاء اللہ	شمس العلما خان بہادر مولوی ذکاء اللہ دہلوی	نثر	بہت سی تاریخی اور اخلاقی کتابیں اردو میں آپ کی تالیف سے موجود ہیں اور آپ بھی بحمد اللہ ابھی زندہ ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

			...ن بہادر۔ حسن الدولہ۔ محسن الملک۔ نواب منیر نواز جنگ ... خطابات پائے۔ ۹ دسمبر سنہ ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء کو ...
حالی	شمس العلما خواجہ الطاف حسین	نظم و نثر	وطن اصلی پانی پت۔ اخلاقی شاعری کے اردو زبان میں موجد ہیں۔ بہت سی مفید تالیفات اردو میں موجود ہیں۔
آزاد	شمس العلما سید محمد حسین آزاد	نثر	سنہ ۱۲۴۶ھ میں پیدا ہوئے اور جنوری سنہ ۱۹۱۰ء میں وفات پائی۔ ان کے کمالات سے دنیا واقف ہے۔
شبلی	شمس العلما مولوی شبلی نعمانی	نثر	ان کی فاضلانہ قابلیت اور تصانیف سے ہر شخص واقف ہے
داغ	نواب مرزا خان دہلوی	نظم	نواب فصیح الملک۔ دبیر الدولہ۔ ناظم یار جنگ جہاں استاد حضور نظام دکن کے خطابات پائے اور نیز شرف استادی نظام حاصل کیا۔ سنہ ۱۲۴۶ھ میں پیدا ہوئے سنہ ۱۳۲۲ھ میں وفات پائی۔
[illegible]	حکیم میر ضامن علی	نظم	مشہور و معروف قابل شاعر تھے شوال سنہ ۱۳۲۷ھ میں وفات پائی
[illegible]	منشی امیر احمد مینائی	نظم	حضرت شاہ مینا کی اولاد میں تھے۔ ولادت سنہ ۱۲۴۴ھ۔ وفات سنہ ۱۳۱۸ھ
تسلیم	منشی امیر اللہ	نظم	یہ کہن سال بزرگ ابھی بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ کئی دیوان ان کے چھپ چکے ہیں
بیان	سید محمد مرتضیٰ	نظم	میرٹھ کے رہنے والے تھے۔ ہمہ گیر اور قابل شاعر تھے۔ چند سال ہوئے کہ وفات پائی
سید	مولوی سید احمد	نثر	فرہنگ آصفیہ اردو کی مکمل لغت انھیں کی تالیف ہے۔
ناصر علی	خان بہادر میر ناصر علی	نثر	دہلی کے شریف النسل بزرگ ہیں۔ نثر خوب لکھتے ہیں۔ رسالہ صلائے عام کے ایڈیٹر...
شرر	مولوی عبد الحلیم لکھنوی	نثر	اس زمانے کے مشہور ناول نگار ہیں۔
محمد علی	حکیم محمد علی	نثر	ضلع ہردوئی میں آنریری مجسٹریٹ ہیں اور ناول نویسی میں شہرت یافتہ ہیں۔
شہباز	مولوی [illegible] لکھنوی	نثر و نظم	بڑی چلبلی اور قابل طبیعت پائی تھی۔ نظیر اکبر آبادی کی سوانح عمری ان کی قابلیت کا ادنیٰ ثبوت ہے۔ سال گذشتہ میں وفات پائی۔
[illegible]	سید ریاض احمد	نظم و نثر	امیر مینائی کے شاگردوں میں تمام شاگردوں سے افضل اور فخر استاد ہیں۔
اثر	شمس العلما نواب امداد امام اثر	نظم و نثر	مسٹر علی امام جیسے فخر روزگار کے والد ماجد ہیں اور خود بڑے قابل ہیں۔
سرشار	پنڈت رتن ناتھ کشمیری	نثر	فسانہ آزاد کی کئی جلدیں ان سے یادگار ہیں۔ چند سال ہوئے کہ سرگباش ہوئے۔
عزیز مرزا	مولوی عزیز مرزا بی اے	نثر	مدرسۃ العلوم علی گڑھ کے قابل فخر قدیم تلامذہ میں ہیں۔ حیدرآباد دکن میں سال گذشتہ تک عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز رہے اور اب قومی خدمت کی بدولت مخدوم قوم بن رہے ہیں۔ اور آج اس انجمن کے صدر نشین ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri